حکومت سے وفاق المدارس کے مذاکرات کی تفصیلی رپورٹ

مورخہ 26۔ربیع الثانی سنہ 1421ھ مطابق 29 جولائی سنہ 2000ء کو چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کی دعوت پر صدر الوفاق شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خاں صاحب دامت برکاتہم اور راقم (قاری حنیف جالندھری) اسلام آباد پہنچے۔ اس ملاقات کا مقصود چیف ایگزیکٹو کو دینی مدارس کے مسائل، مدارس کے خلاف جاری پروپیگنڈہ کی حقیقت، فرقہ واریت اور دہشت گردی کے واقعات سے مدارس کی لاتعلقی اور مدارس کے نصاب میں حکومتی مداخلت ناقابل قبول ہونے سے آگاہ کرنا تھا۔ مگر چیف ایگزیکٹو ایک ہنگامی مصروفیت کی بنا پر ملاقات نہ کر سکے۔ تاہم اس کے لیے انھوں نے اپنے خصوصی معاون لیفٹیننٹ جنرل غلام احمد ملک، وفاقی وزیر مذہبی امور جناب عبدالمالک کاسی اور رکن نیشنل سیکوریٹی کونسل ڈاکٹر محمود احمد غازی کو "وفاق" کے وفد سے ملاقات کا حکم فرمایا۔ یہ ملاقات تقریباً تین گھنٹے جاری رہی اور ہم نے تفصیل سے متعلقہ حکام کو مدارس کے تمام مسائل اور تازہ صورت حال سے باخبر کیا۔ اس سلسلے میں شہادۃ العالمیہ کی سند کو مؤثر بنانے، تحتانی سندات کو میٹرک، ایف۔اے اور بی۔اے کے برابر قرار دینے، مدارس کی رجسٹریشن کے طریق کار کو سہل کرنے، غیر ملکی طلبا کے لیے دینی مدارس میں داخلہ کے حصول کو سہل بنانے اور مساجد و مدارس کو سوئی گیس اور بجلی کے بلوں میں رعایت دینے جیسے مسائل پر بھی بات ہوئی۔ بحمد اللہ یہ ملاقات نہایت مفید رہی اور حکام بالا کی بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا۔ نیز جنرل غلام احمد ملک صاحب نے بتایا کہ تمام رجسٹرڈ دینی مدارس کے لیے ہر سال تجدید پر پابندی ختم کر دی گئی ہے اور حکومت دینی مدارس کے نصاب میں مداخلت کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ اس ملاقات کے بعد جو "پریس ریلیز" وفاق کی طرف سے جاری کیا گیا اور جو مطالبات پیش کیے گئے ان کی تفصیل آئندہ صفحات میں پیش کی جا رہی ہے۔ اگر اخبارات میں اس کے علاوہ کوئی حکومتی بیان آئے تو اسے "وفاق" کی طرف سے نہ سمجھا جائے۔

(مولانا) محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

بخدمت گرامی قدر عزت مآب جناب جنرل پرویز مشرف صاحب، چیف ایگزیکٹو اسلامی جمہوریہ پاکستان، السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

مملکت خداداد پاکستان کی "اسلامی فوج کے سربراہ" کی حیثیت سے آنجناب پاکستان میں قائم دینی مدارس کی اہمیت و خدمات سے بخوبی باخبر ہیں۔ ان مدارس نے کفر و الحاد کی عالمی یلغار اور دیگر حوصلہ شکن مسائل و حوادث کے باوجود کتاب و سنت کی ترویج و اشاعت، شعائر اسلام کے تحفظ و بقاء، اور اسلامی علوم و فنون کی تعلیم و تدریس کا فریضہ نہایت جانفشانی سے ادا کیا ہے۔ ان مدارس دینیہ سے نہ صرف پاکستان اور عالم اسلام مستفید ہو رہا ہے بلکہ مغربی دنیا میں بھی ان دینی مدارس کے فارغ التحصیل علماء کی ایک بڑی تعداد دین حق کے درس و تدریس اور اشاعت کا فریضہ بحسن و خوبی انجام دے رہی ہے۔

محترم چیف ایگزیکٹو صاحب!

دینی مدارس کے تعلیمی نظام کو نظم وضبط کے ساتھ مربوط انداز میں چلانے کے لیے "وفاق المدارس العربیہ پاکستان" کے نام سے ایک مرکزی تنظیم عرصہ چالیس سال سے قائم ہے۔ جس کے رکن مدارس کی تعداد سات ہزار تک ہے، اور ان میں زیر تعلیم طلباء وطالبات کی تعداد چار پانچ لاکھ کے قریب ہے۔ ملک میں دینی رجحانات میں فروغ کے باعث مدارس و طلباء کی اس تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ "وفاق" سے ملحقہ تمام مدارس میں "وفاق" کے منظور شدہ نصاب کی تعلیم دی جاتی ہے اور "وفاق" ہی کے تحت سالانہ امتحانات کا انعقاد ہوتا ہے۔ ہر مرحلۂ تعلیم کا آخری امتحان "وفاق" لیتا ہے جس میں ہر سال شریک طلباء وطالبات کی تعداد ستر ہزار سے زائد ہوتی ہے۔

"وفاق المدارس" کے تحت قائم ان دینی اداروں کو سرکاری طور پر بعض مشکلات کا سامنا ہے، جن کا آپ کے علم میں آنا ضروری ہے تاکہ ان کے حل ہونے کے بعد مدارس دینیہ اطمینان خاطر اور یکسوئی کے ساتھ دینی خدمات انجام دے سکیں اور تعلیم وتدریس کے مقدس فرض کی بہ احسن وجوہ تکمیل کر سکیں۔

(1) شهادة العالمیہ کو مؤثر بنانے کی استدعا

1982ء میں یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے اپنے نوٹیفکیشن نمبر 8-918Acad/128 مورخہ 82-11-17ء کے تحت وفاق المدارس کی سند "شهادة العالمیہ" کو ایم۔اے عربی اور ایم۔اے اسلامیات کے برابر تسلیم کر لیا۔ اس نوٹیفکیشن کا عملی اطلاق تمام ملک کے لیے ضروری تھا، لیکن بعض مقامات پر اس پر عمل در آمد ہوا جب کہ اکثر مقامات پر اسے عملاً غیر مؤثر بنا دیا گیا۔ واضح رہے کہ گزشتہ ادوار میں بعض تعلیمی اداروں میں "وفاق" کی سند کی بنیاد پر عربی اور اسلامیات کی تعلیم کے لیے اساتذہ کی تقرری کر دی جاتی تھی۔ لیکن اب "سرکاری اداروں کی سند" کی شرط عائد کر دی گئی ہے جو نہ صرف دینی اداروں کے فضلاء کے ساتھ ناانصافی ہے بلکہ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے نوٹیفکیشن کی بھی توہین ہے۔ براہِ کرام "وفاق" کی سند پر ایم۔اے عربی، ایم۔اے اسلامیات کی حیثیت سے کسی شرط کے بغیر تقرریاں کی جائیں اور اس سند کو نوٹیفکیشن مجریہ 1982-11-17 کے مطابق مؤثر قرار دیا جائے اور اس پر عمل در آمد کو یقینی بنایا جائے۔

(2) تحتانی اسناد کا مسئلہ

جس طرح "وفاق المدارس العربیہ" کی آخری سند "شهادة العالمیہ" کو ایم۔اے عربی، ایم۔اے اسلامیات کے مساوی تسلیم کیا گیا ہے، اسی طرح "وفاق المدارس" کے نچلے درجے کی اسناد کو بالترتیب مڈل، میٹرک، ایف۔اے اور بی۔اے کے برابر تسلیم کیا جانا اس کا منطقی تقاضا ہے۔ واضح رہے کہ اس سلسلے میں یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے ارباب مدارس سے وعدہ بھی کیا تھا مگر وہ وعدہ تاہنوز تشنۂ تکمیل ہے۔ براہِ کرم وفاقی وصوبائی حکومتوں اور متعلقہ اداروں کو اس سلسلے میں واضح ہدایات جاری فرمائی جائیں۔

(3) مدارس کی رجسٹریشن

(1) نئے دینی مدارس کی رجسٹریشن کے سابقہ طریقِ کار کو بدل کر اسے خاصا پیچیدہ اور دشوار بنا دیا گیا ہے، جس سے اربابِ مدارس کو مختلف مسائل کا سامنا ہے۔ ہماری گزارش ہے کہ غیر ضروری شرائط کی بجائے "وفاق المدارس العربیہ" سے الحاق کی بنیاد پر تمام دینی مدارس کی رجسٹریشن کی جانی چاہیے۔

(2) تمام دینی مدراس جو پہلے سے رجسٹرڈ ہیں انہیں بھی ہر سال رجسٹریشن کی تجدید کرانا پڑتی ہے۔ جو مدارس اور متعلقہ اداروں کے لیے ایک ناروا بوجھ ہے۔ ہماری درخواست ہے کہ ہر سال تجدید کے فیصلے کو ختم کر کے سابقہ طریقہ بحال کیا جائے۔

(4) پاکستان کے دینی مدارس میں غیر ملکی طلبا کے داخلے کا مسئلہ

پاکستان کے دینی مدارس میں حصول علم کے خواہش مند غیر ملکی طلبا کو ویزہ جاری کرنے اور زیرِ تعلیم غیر ملکی طلباء کے ویزا میں توسیع کے سلسلے میں سرکاری سطح پر پالیسی نہایت سخت کر دی گئی ہے۔ جس کے باعث غیر ملکی طلبا کے لیے پاکستان میں دینی تعلیم کا حصول انتہائی دشوار ہو گیا ہے۔ پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے۔ اور دنیا بھر کے مسلمان اپنے مسائل کے حل اور رہنمائی کے لیے پاکستان کی جانب دیکھتے ہیں۔ یہ امر پاکستان کے عوام اور حکمرانوں کے لیے باعث فخر ہے۔ اسی طرح دنیا بھر سے، خالص دینی ماحول میں رہتے ہوئے "کتاب و سنت" کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے نوجوان مسلمان، پاکستان کا رخ کرتے ہیں۔ ان کی راہ میں مشکلات پیدا کرنا حکومت پاکستان کی نیک نامی کے لیے نہایت درجہ نقصان دہ ہے۔ لہٰذا وزارت داخلہ، وزارت خارجہ اور وزارت تعلیم کو ہدایت کی جائے کہ وہ غیر ملکی طلبا کے تعلیمی ویزوں کے اجراء، ان کی توسیع اور این۔ او۔ سی کے اجراء کے لیے نرم اور آسان پالیسی اختیار کرے، تاکہ یہ طلباء دینی تعلیم کے حصول سے محروم نہ رہیں۔ ان شاء اللہ ان طلباء کے پاکستان میں دینی تعلیم کے حصول سے عالمِ اسلام میں پاکستان کا وقار بلند ہو گا۔

(5) مساجد و مدارس کے ساتھ تعاون

اربابِ اختیار کی جانب سے اکثر اس طرح کے اعلانات جلی سرخیوں کے ساتھ اخبارات میں شائع ہوتے ہیں کہ حکومت دینی تعلیم کے فروغ کے لیے مدارس و مساجد کے ساتھ مکمل تعاون کے لیے تیار ہے۔ اگر یہ اعلانات مبنی بر اخلاص اور محض سیاسی نہیں ہیں تو ہماری درخواست ہے کہ مدارس و مساجد کو ان کی دینی، ملی اور رفاہی خدمات کی بنا پر بعض ضروری شرائط کے ساتھ بجلی، پانی اور گیس کے بلوں کی ادائیگی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ اگر اس کے لیے "وفاق المدارس" کی تصدیق و سفارش کی شرط عائد کر دی جائے تو صرف مستحق مدارس ہی اس رعایت سے مستفید ہوں گے اور کوئی غیر مستحق اس سے ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے گا۔

(6) مدارسِ دینیہ کے خلاف منفی پروپیگنڈہ

یہ حقیقت محتاجِ بیان نہیں کہ مدارس دینیہ نے اپنی بے سروسامانی کے باوجود تعلیم کے میدان میں ملک و ملت کے لیے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ مدارس کا تابناک ماضی اس کی کھلی ہوئی شہادت ہے۔ مگر یہ امر انتہائی افسوسناک ہے کہ کچھ عرصہ سے مدارس دینیہ کو بدنام کرنے کی مہم چل رہی ہے۔ اور شاید غلط فہمی کی وجہ سے بعض وزرائے حکومت تک اس میں شریک ہیں۔ قومی ذرائع ابلاغ پر مدارس دینیہ کی یہ کردارکشی ازالہ حیثیت عرفی کے مترادف ہے جو مدارس کے ساتھ اہل علم و دانش کی بھی توہین ہے۔ مدارس پر تنگ نظری، فرقہ واریت، دہشت گردی وغیرہ کے الزامات آج تک ثابت نہیں ہو سکے۔ کسی ثبوت کے بغیر تواتر کے ساتھ ان الزامات کو دہرانا دینی مدارس اور دینی شخصیات کے لیے تکلیف دہ امر ہے۔

ہم تمام دینی اداروں اور "وفاق المدارس" کی طرف سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ مدارس کے خلاف بے جا پروپیگنڈہ کی اس منفی مہم کو فوری طور پر بند کرنے کا حکم صادر فرمایا جائے اور اب تک کیے گئے منفی پروپیگنڈہ کے ازالہ و تدارک کے لیے ذرائع ابلاغ پر مدارس دینیہ کی قومی و ملی خدمات اور زندۂ جاوید کردار کو اجاگر کیا جائے۔ اس حقیقت کا برملا اعتراف کیا جانا چاہیے کہ مدارسِ دینیہ نے نامساعد حالات اور محدود وسائل کے باوجود اندھیروں میں بھی علم کا چراغ روشن رکھا۔

محترم منتظم اعلیٰ صاحب! یہ چند حقائق و مطالبات جو آپ کی خدمت میں پیش کیے گئے ہیں قبل ازیں سبکدوش ہونے والی حکومتوں کے سربراہوں اور سربراہانِ مملکت کی خدمت میں بھی عرض کیے گئے۔ مگر یہ مبنی بر حقائق اور جائز مطالبات بھی سابقہ حکومتوں کی مصلحتوں کی

بھینٹ چڑھ گئے اور ان پر کوئی کارروائی نہ کی گئی۔ اب آنجناب کی خدمت میں یہ اس امید کے ساتھ پیش کیے جارہے ہیں کہ ان پر ہمدردی سے غور فرمائیں گے اور افواجِ اسلام کے سپہ سالار ہونے کی بناء پر "وفاق المدارس" اور دیگر دینی بورڈز اور مدارس کے مذکورہ مسائل کے حل کے لیے متعلقہ وزارتوں اور محکموں کو فوری ہدایات جاری کریں گے۔ آپ کے اس تعاون سے دینِ اسلام کی تبلیغ واشاعت اور درس وتدریس میں بہت بڑی مدد ملے گی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

پریس ریلیز

30-07-2000

(کراچی) "وفاق المدارس العربیہ پاکستان" نے حکومت پر واضح کردیا ہے کہ دینی مدارس کے نصاب تعلیم میں حکومتی مداخلت قبول نہیں کی جائے گی اور مدارس میں بنیادی طور پر قرآن وسنت کی تعلیم دی جائے گی۔ اس کا اظہار "وفاق المدارس" کے صدر شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان اور "وفاق" کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے اپنے مشترکہ بیان میں کیا۔ انہوں نے بتایا کہ 29 جولائی کو انہیں چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف سے ملاقات کی دعوت دی گئی تھی اور فوجی حکام نے ہم سے رابطہ کرکے 29 جولائی کی ملاقات کو حتمی شکل دی تھی۔ ہم چیف ایگزیکٹو کی دعوت پر اسلام آباد پہنچے، مگر جنرل مشرف ایک ہنگامی مصروفیت کی بنا پر ملاقات نہ کرسکے۔ تاہم انہوں نے مدارس دینیہ کے نقطۂ نظر معلوم کرنے کے لیے اپنی نمائندگی کے لیے چیف ایگزیکٹو سیکرٹریٹ کے چیف آف اسٹاف لیفٹیننٹ جنرل غلام احمد کو متعین کیا۔ ہم نے جنرل غلام احمد سے وفاقی وزیر مذہبی امور ڈاکٹر عبدالمالک کاسی اور نیشنل سیکورٹی کونسل کے رکن جناب ڈاکٹر محمود احمد غازی کی موجودگی میں یہ واضح کردیا ہے کہ مدارس دینیہ کا نصاب تعلیم جامد نہیں، بلکہ اس میں حسب ضرورت اربابِ مدارس خود تبدیلیاں کرتے رہتے ہیں۔ ماضی قریب میں مڈل تک انگلش، ریاضی، اردو، معاشرتی علوم اور جنرل سائنس کے مضامین کو درس نظامی کا حصہ بنادیا گیا ہے۔ بعض مدارس میں کمپیوٹر کلاسیں شروع ہیں۔ علماء عصری تقاضوں سے نہ صرف باخبر ہیں بلکہ ان کے مطابق اصلاح وترمیم کا حوصلہ وصلاحیت رکھتے ہیں۔ مگر اس کے لیے وہ کسی خارجی دباؤ یا حکومتی مداخلت کو قطعاً مسترد کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے جنرل صاحب کی توجہ اس جانب مبذول کرائی ہے کہ مدارس دینیہ کے نصاب میں تبدیلی کی بجائے انہیں عصری درس گاہوں کی اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہیے اور ان کے نصاب کو اسلامی نظام تعلیم کے ہم آہنگ بنانا چاہیے۔ انہوں نے بتایا کہ جنرل غلام احمد اور وفاقی وزیر مذہبی امور نے ہمارے نقطۂ نظر سے اتفاق کیا اور کہا کہ حکومت دینی مدارس کے نصاب میں مداخلت کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ تاہم اگر مدارس چاہیں تو حکومت انہیں عصری تعلیم کے لیے سہولتیں فراہم کرنے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے جنرل صاحب سے اپنی تین گھنٹے کی ملاقات میں انہیں مدارس کو درپیش مسائل سے تفصیلاً آگاہ کیا۔ جن میں شہادۃ العالمیہ (مساوی ایم۔ اے عربی، ایم۔ اے اسلامیات) کی سند کو مؤثر بنانے، تحتانی اسناد کو میٹرک، ایف۔ اے اور بی۔ اے کے برابر قرار دینے، مدارس کی رجسٹریشن کے طریق کار کو سہل کرنے، پاکستان کے دینی اداروں میں غیر ملکی طلباء کے لیے داخلہ کے حصول کو آسان کرنے اور مساجد ومدارس کے لیے سوئی گیس اور بجلی کے بلوں میں رعایت کے مطالبات شامل تھے۔ اس پر جنرل غلام احمد نے وضاحت کی کہ تمام صوبائی حکومتوں کو ہدایات جاری کی جاچکی ہیں کہ تمام رجسٹرڈ مدارس کے لیے ہر سال رجسٹریشن کی تجدید پر پابندی ختم کردی گئی ہے۔ اور ان شاء اللہ آپ کے یہ تمام مطالبات چیف ایگزیکٹو کو پیش کردیے جائیں گے۔ اور ان پر مثبت پیش رفت کی توقع ہے۔

آخر میں جنرل غلام احمد نے "وفاق" کے وفد سے اس بات پر معذرت کی کہ طے شدہ پروگرام کے باوجود ان کی ملاقات چیف ایگزیکٹو صاحب سے نہ ہوسکی۔ ان شاء اللہ "وفاق المدارس" کے عہدیداران کو چیف ایگزیکٹو جلد ہی ملاقات کے لیے مدعو کریں گے۔